QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

قرآن کریم میں حیوانات کی حرکات کا سائنسی اور اخلاقی تجزیہ

A Scientific and Ethical Analysis of Animal Behavior in the Holy Quran

Rafi Ullah
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Peshawar, Pakistan.
Email: rafiullahbalegh@gmail.com
Dr. Muhammad Nawaz
Chairman, Department of Islamic Studies, University of Peshawar, Pakistan.

Abstract

This article explores the depiction of animal behavior in the Holy Quran through both scientific and ethical lenses. The Holy Quran mentions various animals – such as the mule, donkey, horse, pig, monkey, elephant, snake, frog, hoopoe, crow, locust, fly, mosquito, and spider- not merely as creatures of the natural world but as signs (Ayat) pointing to divine wisdom and moral instruction. The study examines how the movements, habits and roles of these animals align with modern zoological findings and ethical teachings. By integrating classical Islamic exegesis (Tafsir) Hadith Literature, and contemporary scientific article. This paper aims to highlight the Quran's profound understanding of animal behavior and its ethical implications for human responsibility compassion, and environmental stewardship.

Keywords: *Animal Behavior, Holy Qur'an, Islamic Ethics, Tafsīr and Ḥadīth, Zoology, Environmental Stewardship, Divine Signs (Āyāt)*

مقدمہ

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر حیوانات کا تذکرہ آیا ہے جن میں اُن کے کردار، حرکات، جبلت، اور سماجی رویوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ عصرِ حاضر کی سائنسی تحقیقات نے بھی حیوانات کے ایسے افعال دریافت کیے ہیں جو قرآن اشارات کی تصدیق کرتے ہیں اور کر رہا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان کے علاوہ دیگر مخلوقات کا بھی کثرت ذکر فرمایا ہے، جس طرح میں نے آپ کو ذکر وہ مخلوقات حیوانات (جانوروں) کا خاص مقام ہے، جنھیں اللہ نے ناصرف ذکر فرمایا بلکہ ان کی عادات، حرکات وسکنات اور فطرت سے اخلاقی، دینی اور تدبری اسباق بھی اخذ کیے۔ اور اس وقت میں بھی حیوانات کی حرکات وعادات پر سائنسی تحقیقات سے پتا چلتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ ان کی زندگی میں نظم، سلیقہ، سماجی شعور اور بقا کے اصول واضح طور پر موجود ہیں۔

اور یہ بھی قرآن کریم ایک ایسا الٰہی کلام ہے جس میں ہر دور کے انسان کے لیے ہدایت، علم اور بصیرت کے پہلو پوشیدہ ہیں۔ اس میں ناصرف انسان کا ذکر ہے بلکہ دیگر مخلوقات کا بھی ذکر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر مختلف انداز میں دلائل دیے گئے ہیں۔ انھیں دلائل میں سے تبارک وتعالیٰ نے حیوانات کا بھی تذکرہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اونٹ گدھا، ہاتھی، چیونٹی، کوّا، ابابیل، مچھلی، بکری، مکھی، مکڑی گھوڑے، گائے وغیرہ کا ذکر ہے۔ قرآن مجید نے علم زوالوجی کا جس انداز میں ذکر کیا ہے اس کی وسعت کا اندازہ آج کے سائنسی آلات بھی لگانے سے قاصر ہیں۔ مثال کے طور پر سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں قرآن نے چیونٹی کا ذکر کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ چیونٹی گئی میل دور سے آواز سن سکتی ہے اور ایک چیونٹی دوسری چیونٹیوں کو اپنا پیغام پہنچا بھی سکتی ہے۔

جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ چیونٹی میں قوت سماعت بھی پائی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ وہ بولنے کی طاقت بھی رکھتی ہے۔ آج سائنس ترقی طے کر چکی ہے مگر علمِ زوالوجی میں کوئی ایسا آلہ تیار نہیں ہوا جس سے یہ ثابت ہو کہ چیونٹی بول بھی سکتی ہے اور سن بھی سکتی ہے۔ مقالہ ہذا میں حیوانات

کے ساتھ مختلف پرندون کا تذکرہ بھی ذکر کیا جائے گا اور حشرات کی بھی جس کو قرآن مجید نے بطور خاص ذکر کیا ہے اور ابتدا میں علم زوالوجی اور قرآن مجید کے تعلق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

سائنس مشاہدے اور تجربے کا دوسرا نام ہے اور تجربہ وہ کسوٹی ہے جو حقیقت تک رسائی کا ذریعہ ہے اس طرح سائنس اور اخلاقی تحقیقات میں معاونت فراہم کرتا ہے۔ علم زوالوجی بھی سائنس کی ایک شاخ ہے جو سائنسی دنیا میں اپنا ایک اہم مقام رکھتی ہے جس کے بارے میں قرآن پاک کی متعدد آیات شاہد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بے شمار مختلف قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ دنیا میں موجود بہت خونخوار اور معصوم جانوروں (حیوانات، حشرات۔۔۔) کی تخلیق کی حکمت کو صرف خدا ہی جانتا ہے۔ تاہم اب یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جانوروں کے گوشت کے مخصوص حصے انسانون کے اعضاء کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہنا اور ان کی محفل میں بیٹھنا بھی انسان پر اثر ڈالتا ہے۔ جانوروں کے بارے میں جاننا اور پڑھنا ایک دلچسپ عمل ہے جو انسان کو ایک نئی دنیا کی سیر کراتا ہے۔

یہ مقالہ ان حرکات کا سائنسی اور اخلاقی تجزیہ پیش کرتا ہے اور قرآن کریم میں حیوانات کا اجمال تعارف قرآن میں تقریباً 30 سے زائد جانورون کا تذکرہ آیا ہے جیسے النمل (چیونٹی)، اضحل (مکھی)، الفیل (ہاتھی)، الکلب (کتا)، الحوت (مچھلی)، الطیر (پرندے)، البقرۃ (گائے)، الغنم (بھیڑ)۔ یہ تذکرہ حرف تاریخی یا عبرت آموز واقعات نہیں بلکہ سائنسی اور اخلاقی پہلو بھی رکھتی ہیں۔

زوالوجی کی تعریف:

زوالوجی علم حیوانات ہے یہ بیالوجی کی وہ شاخ ہے جس میں ہم جانوروں کا مطالعہ کرتے ہیں اور یہ بیالوجی کی سب سے بڑی شاخ ہے۔

Zoology is the study of all animals of all shapes and sizes from tiny insects to large mammals. Zoologist investigates what animals eat and how they live and how animals interact with their habitats. Zoology is the branch of biology that studies the members of the animal's kingdom and animal life in general.(2)

علم حیوانات کی تعریف:

علم حیوانات زوالوجی کی ایک شاخ ہے جس کی تعریف ملاحظہ ہو: علم حیوانات (Zoology) علم حیاتیات کی ایک شاخ ہے جو جانوروں کے جسمانی ڈھانچے، فعلیات، طرز زندگی، جینیات، ارتقاء اور ان کے ماحولیاتی نظاموں کا مطالعہ کرتی ہے۔

Zoology is a branch of biology That studies the structure, physiology, Lifestyle, genetics, evolution and ecological interactions of animals. (3)

علم زوالوجی کا قرآن سے تعلق:

علم زوالوجی (Zoology) جانوروں کے مطالعہ کا علم ہے، جس میں ان کی حیاتیات، ماحولیاتی نظام، افزائش، اور دیگر حیاتیاتی خصوصیات شامل ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں متعدد جانوروں کا ذکر ہے جس طرح میں نے مقدمہ میں بھی ذکر کیا اور ان آیات سے زوالوجی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جا سکتی اور اس کا بھی تجزیہ ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں جانوروں کا ذکر نہ صرف ان کی تخلیق کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ ان کی خصوصیات، رویوں اور فطری حکمتوں کی جانب بھی اشارہ کرتا ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی حقیر جانوروں کے ذکر کرنے پر کچھو کفار نے اعتراض کیا، جس پر قرآن میں آیا ہے کہ (آیات 26، سورۃ البقرہ، پارہ نمبر 1) إن الله لا يستحى۔۔۔)(4)

ترجمہ: بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس بات سے نہیں شرماتا کہ (سمجھانے کے لیے) کوئی بھی مثال بیان فرمائے (خواہ) مچھر کی ہو یا (ایسی چیز کی جو حقارت میں) اس سے بھی بڑھ کر ہو۔ تو جو لوگ ایمان لائے وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے رب کی طرف سے حق (کی نشاندہی) ہے۔

قرآن مجید ایک جامع کتاب ہے جو نہ صرف روحانی اور اخلاقی رہنمائی فراہم کرتی ہے بلکہ مختلف سائنسی حقائق اور مظاہر فطرت پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔ علم زوالوجی (Zoology) جو جانوروں کے مطالعہ سے متعلق ہے میں بھی قرآن مجید کے اشارے اور حقائق موجود ہیں جو انسان کو قدرت کے رازوں اور مخلوقات کی تخلیق کے بارے میں فکر غور وفکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں علم زوالوجی کے حوالے:

چیونٹیوں کے سماجی حرکات (Ant Communication and Collective Behavior)

1۔ حشرات (Insects): قرآن مجید میں چیونٹیوں کا ذکر سورت النمل میں کیا گیا ہے: (سورۃ النمل آیات 18 پارہ)(5)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے، تو ایک چیونٹی نے کہا 'اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمان علیہ السلام اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں، اور انھیں پتہ نہ چلے۔

سائنسی تجزیہ:

1۔ چیونٹیوں کی منظم زندگی:

ماہرین حیوانیات کے مطابق چیونٹیاں نہ صرف بات چیت کرتی ہیں بلکہ باقاعدہ سماجی نظام رکھتی ہیں (115)(6)

جہاں ہر چیونٹی کا مخصوص کردار اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں، ان کے سماجی ڈھانچے کی ترتیب اور تقسیم کار انسانوں کے سیکھنے کے لیے بہترین مثال ہے۔

اخلاقی پہلو:

1۔ چیونٹیوں کی حفاظت: قرآن چیونٹی کی حفاظت کو بھی اہمیت دیتا ہے، جو جانوروں کے حقوق اور انسان کی ذمہ داری کا سبق دیتا ہے۔ اور چھوٹے مخلوقات کی حفاظت، اجتماعیت اور باہمی تعاون۔

2۔ چیونٹیوں کی مواصلات: چیونٹیوں کے درمیان کیمیائی سگنلز (فرومونز) اور صوتی سگنلز کے ذریعے رابطے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

آیت میں چیونٹی کی کی دیگر چونٹیوں کو خبردار کرنے کا ذکر ان کی مواصلاتی صلاحیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اخلاقی پہلو کا حصہ ہے۔

(3) حفاظتی اور عملی اخلاق:

خطرے کی صورت میں چیونٹیوں کی حفاظتی تدابیر اہم ہیں۔ چیونٹی کی جانب سے اپنی کمیونٹی کو محفوظ مقام پر منتقل ہونے کا مشورہ ان کی حفاظتی اور عملی اخلاق کی عکاسی کرتا ہے۔

- النحل (مکھی اور شدوں کی مکھی کی حرکات) (Honey bee communication)

(وأُحی ربك إلى النحل ----- سورة النحل آيات 68-69پاره) (7)

ترجمہ: اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی پر یہ وحی کی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ان چھپڑوں میں اپنے چھتے بنا۔

سائنسی تجزیہ:

1۔ **مکھیاں اور ان کی مسکن کی ترتیب:** قرآن میں بتایا گیا ہے کہ شہد کی مکھیاں مختلف مقامات پر اپنے چھتے بناتے ہیں۔ جیسے کہ پہاڑ، درخت اور دیگر اونچی جگہیں۔ یہ بات جدید سائنسی تحقیق سے بھی ثابت ہے کہ شہد کی مکھیاں اپنے چھتے محفوظ اور موزوں مقامات پر بناتی ہیں جو کہ انھیں موسمی اثرات اور دشمنوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

2۔ **شہد کی مکھیوں کی مواصلات:** مکھیاں اپنے چھتے میں رہنے والے دیگر مکھیوں کے ساتھ کیمیائی سگنلز (فرومونز) کے ذریعے رابطہ کرتی ہیں۔ اس آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحی کا ذکر ان کی فطری مواصلاتی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔

3۔ **شہد کی مکھیاں مخصوص 'رقص':** وہ اپنی مخصوص رقص 'waggle dance' کے ذریعے اپنے ساتھیوں کو پھولوں کے مقام کا پتا دیتی ہیں۔ یہ نا قبل یقین تنظیم و قیادت رکھتی ہے۔

اخلاقی پہلو:

1۔ **شہد کی پیداوار:** شہد کی مکھیاں پھولوں سے رس جمع کر کے شہر بناتی ہیں جو انسانی صحت کے لیے نہایت مفید ہے۔ قرآن میں مکھیوں کی فطری اور اخلاقی اور ان کے مسکن کی ترتیب کا ذکر کیا اس کی سائنسی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

(2)۔ **ماحولیاتی نظام میں مکھیاں:** مکھیاں ماحولیاتی نظام میں اہم کہ کردار ادا کرتی ہیں، وہ پودوں کو پولینیشن (زرپاشی) کرتی ہیں، جس سے پودوں کی افزائش میں مدد ملتی ہے۔ اس آیات میں مکھیوں کی فطری اور اخلاقی اور ان کے مسکن کا ماحولیاتی توازن کی اہمیت کو بیان کرتا ہے۔

(3)۔ **محنت، تعاون، اور خدمت کا سبق،** جو شہد کی مکھی کی جبلت میں شامل ہے۔ اور اس کی ساتھ میں بھی خلوص کا کام کی تقسیم اجتماعی شعور ہوتا ہے۔

- **پرندوں کی پرواز اور صف بندی (Bird Flight Formation)**

قرآن مجید میں پرندوں کا ذکر متعدد مقامات پر کیا گیا ہے: مثلاً: کوّا (Crow)، ابابیل (Swallow)، ھدھد (Hoopoe)، طیر (Bird)، تیتر (Partridge) وغیرہ۔۔۔۔

1۔ **ھدھد (Hoopoe):** یہ ایک ایسا پرندہ ہے جس کے سر پر ایک خوبصورت تاج ہوتا ہے۔

2۔ **ابابیل (Swallow):** یہ ایک چھوٹا پرندہ ہے جو اپنے چھوٹے اور تیز پروں کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔

3۔ **کوّا (Crow):** یہ ایک عام پرندہ ہے جو اپنی آواز اور ذہانت کے لیے جانا جاتا ہے۔

4۔ **تیتر (Partridge):** یہ ایک زمینی پرندہ ہے جو اپنی تیز رفتار اور پھرتیلی چال کے لیے جانا جاتا ہے۔

5۔ **طیر (Bird):** قرآن میں (طیر) کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے جو عام طور پر کسی بھی اڑنے والے پرندے کے لیے استعمال ہوتا ہے (سورۃ النمل آیات 79، پارہ 16)۔

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کر رہے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے بھی پروں کو پھیلائے ہوئے؟ ہر ایک کو اپنی نماز اور تسبیح کا علم ہے۔ اور اللہ ان کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

سائنسی تجزیہ

1۔ حیاتیاتی نظام کی تسبیح: قرآن کی اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ تمام مخلوقات چاہے وہ آسمانوں میں ہوں یا زمین پر اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ کائنات کا ہر حصہ اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے، چاہے ہم اسے سمجھ نہ سکیں۔

2۔ پرندوں کا طرزِ عمل: آیت میں پرندوں کا ذکر ہے جو پروں کو پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ جدید سائنس نے ثابت کیا ہے کہ پرندے اپنی خاص حرکات اور آوازوں کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ کرتے ہیں۔ یہ ان کے طرز عمل کا ایک حصہ ہے جو کہ بہت منظم ہوتا ہے۔(11) سورۃالنور(41)

3۔ پرندوں کی پرواز: پرندے v-shape میں اجتماعی پرواز کرتے ہیں تاکہ توانائی کی بچت ہو۔(10)

اخلاقی پہلو:

1۔ پروندوں کی پرواز: پرندوں کی پرواز اور ان کے پروں کی حرکت حیاتیاتی اور فزیکل سائنسز میں دلچسپی کا موضوع ہے۔ قرآن میں اُن کے پروں کے پھیلانے کا ذکر ان کی پرواز کی صلاحیتوں اور فطرت اخلاقی پہلو کی عکاسی کرتا ہے۔

2۔ **تنظیم، نظم و ضبط اور تعاون** پُرزور قیادت کی پیروی، اجتماعی بقا، توانائی کا دانشمندانہ استعمال۔

3۔ انسان کو بھی اپنی فطرت کے مطابق اللہ کی بندگی کرنی چاہیے، جیسا کہ حیوانات کرتے ہیں۔

4۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حیوانات کے ساتھ برتاؤ: پرندے کے بچے چھیننے پر منع کر صحیح بخاری 2363: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پرندے کی ماں کے جذبات کو محسوس کیا۔(11)(من فجع ھذہ بولدھا؟ ردوا ولدھا إلیھا) بخاری 2263)

- **مچھلی (Fish): قرآن مجید میں یونس علیہ السلام کا ذکر ہے جو مچھلی کے پیٹ میں گئے قولہ تعالی (فالتقمه الحوت وهو مليم)(12)**

ترجمہ: پھر اسے مچھلی نے نگل لیا جبکہ وہ ملامت کرنے والا تھا (سورۃ آیات پارہ)۔ اس آیت میں مچھلی کی حیاتیاتی خصوصیات اور اس کے اندرونی ماحول کا ذکر ہے۔(دوسرے سورۃ الانبیاء آیات 21،87 پارہ)(13)

سائنسی تجزیہ:

1۔ مچھلیوں کے طرز عمل: اس آیت میں جس مچھلی (حدت) کا ذکر ہے، وہ مچھلی کے نگلنے کے عمل کو بیان کرتی ہے۔ یہ عمل مچھلیوں کی تحقیقی اور سائنسی اور ان کے حیاتیاتی طرز عمل کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ جانداروں کی حیاتیاتی سائنس و حکمت: مچھلیوں کا اپنی خوراک کو نگلنے کا عمل اور ان کا ہاضمہ نظام، حیاتیاتی کا ایک۔۔۔۔۔۔۔۔

3۔ اہم موضوع ہے۔ اس آیت میں مچھلی کے نگلنے کے عمل کا ذکر جدید حیاتیاتی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

4۔ مچھلیوں میں Memory اور سونگھنے کی حس بہت طاقتور ہوتی ہے۔ اور مچھلیوں میں شعور، سونگھنے کی حس اور ماحول کی موافقت کی حیران کن صلاحیت موجود ہے۔

اخلاقی پہلو:

1۔ بحری مخلوقات کی اہمیت: مچھلیوں اور دیگر بحری مخلوقات کا ماحولیاتی توازن میں اہم کردار ہوتا ہے۔ قرآن میں مچھلی کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بحری مخلوقات کی فطری و اخلاقی اور ان کے طرز عمل کا مطالعہ انسان کے لیے اہم ہے۔

2۔ **مچھلیوں کا مسکن:** مچھلیاں سمندر میں مختلف گہرائیوں میں رہتی ہیں اور مختلف مسکن اختیار کرتی ہیں۔ اس آیات میں مچھلی کے ذکر سے بحری مخلوقات کے مسکن اور ان کی فطری و اخلاقی حکمتوں کو سمجھنے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

3۔ **مچھلی کی انسانی تربیت و اصلاح میں کردار:** مچھلی انسانی تربیت و اصلاح میں وسیلہ بنی، جو اللہ تعال کی حکمت کی علامت ہے۔ اور اللہ کی مخلوق میں بھی اصلاح کا ذریعہ بھی ہو سکتی ہے۔ صبر توبہ اور رجوع الی اللہ کا سبق۔

قرآن مجید میں ویسے تو بہت ہی تفص ہے۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ تمام اور جو حشہ و بہت ہی تفصیل سے حیاتیات کا ذکر تمام صوانات، پرند، چرند حشرات الارض ہیں ان کا تذکیرہ بطور خاص ملا حور ہو. حیوانات کی زیکی بہت سی اقسام ہیں۔ قرآن میں درج ذیل۔ حیوانات کی اقسام کا تذکیرہ ہے. جن کے نام پیش خدمت ہیں۔

مویشیوں کا ذکر:

- **اونٹ (Camel):**

قرآن میں اونٹ کا ذکر ایک نشانی کے طور پر کیا گیا ہے:

(أفلا ينظرون إلى الإبل كيف خلقت) سورة---- آيات ----پاره ---- (14)

ترجمہ: کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟

سائنسی تجزیہ:

1۔ **اونٹ کی جسمانی ساخت:** قرآن میں اونٹ کی تخلیق کی طرف اشارہ ہمیں اس کی جسمانی ساخت کی حکمتوں پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اونٹ کی لمبی گردن، مضبوط پاؤں اور کوہان جس میں چربی ذخیرہ ہوتی ہے، اسے صحرائی ماحول میں بقا کے لیے بہترین بناتے ہیں۔

2۔ **اونٹ کا نظام ہاضمہ:** اونٹ کا نظام ہاضمہ مختلف اقسام کی خوراک کو ہضم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس میں خشک اور کم غذائیت والی نباتات بھی شامل ہیں یہ اس کی بقاء کی ایک اور حکمت ہے۔ اور سائنسی تجزیہ بھی ہے۔

اور ایک واقعہ ہے اونٹ کے رونے کا: عبد اللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کو روتے دیکھا، اور اس کے مالک کو نصیحت فرمائی: 1 الا تتقي الله في هذه البهيمة التي ملك الله ايا ها - ابوداؤد حديث 2549 (15)

3۔ **جدید تحقیق** کے مطابق جانور غم، پریشانی اور خوشی محسوس کر سکتے ہیں۔ (16)

4۔ **اونٹ کے پاؤں** میں جوڑی انگلیاں ہوتی ہیں جو ریت میں دھنسنے سے بچاتی ہیں، تاکہ اندر مخصوص جھلی اسے ریت سے بچاتی ہے جسم میں پانی ذخیرہ رکھنے کی صلاحیت غیر معمولی ہے۔ (17)

اخلاقی پہلو:

1۔ **اونٹ کی نقل و حمل کی صلاحیت:** اونٹ طویل سفر کرنے کے قابل ہوتا ہے اور بھاری بوجھ اٹھا سکتا ہے کہ جو کہ صحرائی قبائل کے لیے انتہائی مفید ہے۔ اس کی جسمانی ساخت اور قوت اسے بہترین سواری بناتی ہے۔

2۔ **اونٹ کے دودھ اور گوشت کی اہمیت:** اونٹ کا دودھ اور گوشت غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے صحرائی علاقوں میں لوگوں کی غذا کا اہم حصہ ہوتا ہے۔ اس میں موجود غذائی عناصر انسانی صحت کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں۔

3۔ **اخلاقی پیغام** اللہ تعال کے مخلوق پر غور کرنا تفکر کی دعوت انسان کے لیے سبق۔

4۔ **تفکر و تدبر کی دعوت**، صبر واستقامت، خالق کی قدرت کا اعتراف۔

- **گائے (Cow):**

1۔ (اوان قال موسی تقومه إن الله ----) سورة البقرة آيات 67-71، پاره 1

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: 'بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو'۔

2۔ **انہوں نے کہا:** کیا آپ ہمیں مذاق بنارہے ہیں کہ موسی نے کہا: 'میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہوں'۔(18)

سائنسی تجزیہ:

1۔ **گائے کی غذائی اہمیت:** گائے کا گوشت اور دودھ غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ گوشت میں پروٹین، وٹامن بی12، آئرن اور دیگر ضروری غذائی اجزاء شامل ہوتے ہیں، جبکہ دودھ، کیلشیم، وٹامن ڈی اور دیگر معدنیات سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ انسانی صحت کے لیے انتہائی مفید ہیں اور سائنسی تجزیہ بھی ہے۔

2۔ **زرعی معیشت میں گائے کا کردار:** گائے زرعی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی مدد سے زرعی زمینوں کی جوتائی اور کھیتی باڑی میں مدد ملتی ہے اس کے علاوہ گائے کے گوبر کو کھاد کے طور استعمال کیا جاتا ہے جو زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرتا ہے۔

3۔ **کھانے کے چار معدے ہوتے ہیں** جو اجزائے خوراک کو مکمل ہضم کرتے ہیں۔ اور یہ دودھ کی پیداوار میں مرکزی جانور ہے۔(19)

4۔ **گائے کے دودھ کے فوائدہ:** گائے کا دودھ ایک مکمل غذا ہے جس میں پروٹین، چکنائی، لیکٹوز، وٹامنز اور منرلز شامل ہوتے ہیں۔ یہ بچوں کی نشوونما، ہڈیوں کی مضبوطی اور عمومی صحت کے لیے انتہائی مفید ہے یہ سائنسی تجزیہ ہے۔

اخلاقی پہلو:

1۔ **ماحولیات پر اثرات:** گائے کی نشوونما اور پالنے کے طریقے ماحول پر اثرانداز ہوسکتے ہیں۔ ان کی غذا اور پانی کی ضروریات، نیز میتھین گیس کا اخراج جو کہ گلوبل وارمنگ میں حصہ ڈال سکتا ہے ان سب کی تحقیق اہم ہے تاکہ ماحول دوست پالنے کے طریقے اپنائے جاسکیں۔

2۔ **تعمیل الٰہی میں تاخیر کے نقصانات:** حلال قربانی کی اہمیت، رزق قدر وشکر۔

3۔ **اور لوگوں کے** ساتھ بھی بہت مستی کرتا ہے گھر والا گائے اچھے اخلاق کے ساتھ۔

- **بکری اور بھیڑ Goat / Sheep:**

(ومن المعزاثنين قل الذكرين حرم----) سورة ---آيات --- پاره---

ترجمہ: اور بکریوں میں سے بھی دو (نرومادہ)۔ (اے نبی!) کہہ دو کیا اللہ تعالی نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ؟ یا وہ بچے جو دونوں مادہ کے رحموں میں ہیں؟ مجھے علم کے ساتھ بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ (20)

سائنسی تجزیہ:

1۔ **بکریوں کی غذائی اہمیت:** بکریوں کا گوشت پروٹین، وٹامن بی، اور آئرن سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ انسانی غزہ کا ایک اہم حصہ اور مختلف بیماروں کے علاج میں مفید ہے۔ یہ ہے سائنسی تجزیہ بکریوں میں۔

2۔ **دودہ کی اہمیت :** بکریوں کا دودھ ہضم میں آسان ہوتا ہے۔ اور اس میں کیلشیم، میگ نیشیم اور وٹامنز کی بڑی مقدار ہوتی ہے۔ یہ بچوں اور بزرگوں کی صحت کے لیے بہت مفید ہے۔

2۔ **بکری / بھیڑ کا دودھ** انسانی معدی کے لیے مفید ترین ہے۔ ان جانوروں کی فطرت میں قربانی انسیت اور Journal of Animal Science۔

اخلاقی پہلو:

1۔ **حلال و حرام میں کا خیال رکھنا:** انسانی غذا میں طہارت کا خیال رکھنا، قربانی کے جذبے کی تعلیم۔

2۔ **معاشی فائدہ :** بکریاں اقتصادی طور پر اہم ہیں۔ ان کا پالنا اور افزائش معاشرتی سطح پر مالی فوائد فراہم کرتی ہے۔ بکریاں خاص طور پر دیہی علاقوں میں روزگار کا ذریعہ بنتی ہیں۔

- **اونٹ و اُونٹنی کا ذکر:**

(افلا ينظرون إلى الإبل كيف خلقت) سورة ---- پاره ---- (21)

ترجمہ: کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کیے گئے ؟

اونٹنی کا تذکرہ یوں کیا: فقال لہم رسول الله ناقة الله وشقیاها ۔سورة ---- پاره (21)

سائنسی تجزیہ:

1۔ **اونٹ کی جسمانی ساخت :** اونٹ کی جسمانی ساخت خاص طور پر صحرا کے ماحول کے لئے موزوں ہے۔ اس کی لمبی ٹانگیں اور بڑے پاؤں اسے ریت پر چلنے میں مدد دیتے رہتے ہیں۔ جبکہ کوہان میں چربی جمع ہوتی ہے جو اسے لمبے عرصے تک بغیر پانی کے زندہ رہنے میں مدد دیتی ہے۔

2۔ **اونٹنی کے دودھ کی اہمیت:** اونٹنی کا دودھ انتہائی غذائیت بخش ہوتا ہے اور اسے علاجی مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں وٹامن سی، آئرن اور دیگر معدنیات کی بڑی مقدار ہوتی ہے۔ یہ سائنسی تجزیہ اونٹ اور اونٹنی میں۔

اخلاقی پہلو:

1۔ **اونٹ کی پانی کی ضرورت :** اونٹ بغیر پانی کے کئی دنوں تک زندہ رہ سکتا ہے اور ایک بار میں بڑی مقدار میں پانی پی سکتا ہے۔ اس کی جسمانی ساخت پانی کے ذخیرے کو موثر طریقے سے استعمال کرنے میں مدد دیتی ہے۔

2۔ **ماحولیاتی اثرات:** اونٹ اور اونٹنی اقتصادی طور پر اہم ہیں۔ ان کا استعمال سفر، باربرداری اور دودھ کے حصول کے لئے ہوتا ہے جو دیہی علاقوں میں روزگار کا ذریعہ بنتا ہے۔

- **کتا / کتے (Dog) اکلب :**

کتے کا فطری رویہ:

فانطلقوا وهم يخافتون قالوا ربنا

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

سائنسی تجزیہ:

1۔ کتے کی سونگھنے کی صلاحیت: کتے کی سونگھنے کی صلاحیت 100،000 گنا زیادہ ہوتی ہے۔ تربیت یافتہ کتے معذور انسانوں کی مدد کرتے ہیں۔ (24)

2۔ کتے کی وفاداری: کتا وفاداری اور حفاظت کا فطری مظہر ہے۔ خطرے کی پہچان اور حفاظت کی جبلت قدرتی ہے۔ یہ ہے سائنسی تجزیہ کتے کا۔

اخلاقی پہلو:

1۔ غیر مسلم یا ناپاک سمجھے جانے والے حیوان بھی عزت کے قابل ہیں۔ وفاداری اور محافظت ایک اخلاقی قدر ہے۔

2۔ کتا (Dog) کو قرآن میں منفی جانور کے طور پر نہیں دکھایا بلکہ اصحاب کھف کے ساتھی کے طور پر مثبت کردار میں تھا۔

3۔ جانوروں کے ساتھ برتاؤ میں نرمی، انسان کی حفاظت کے لیے ان کی خدمات کی قدر دانی۔۔

قرآن میں بوجھ اٹھانے والے جانور: قرآن میں دو خصوصاً بوجھ اٹھانے والے جانوروں کا ذکر ہے۔

- **خچر (Mule) بِغَالٌ**

(والخيل والنعال والحمير لتركبوها وزينة وغلق ما لا تعلمون) (25)

ترجمہ: اور اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تا کہ تم ان پر سواری کر سکو اور یہ تمھارے لئے زینت کا باعث بھی ہیں۔ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔

اس آیات میں اللہ تعالی نے ان جانوروں کا ذکر کیا ہے جو انسانوں کے لئے سواری اور زینت کا باعث ہیں۔ خچر کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے تا کہ انسان اس کی قدر و قیمت کو سمجھے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ تفسیر ابنِ کثیر میں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو انسان کی خدمت کے لیے مسخر کیا۔

تفسیر قرطبی میں ہے یہاں پر 'زینت' کا مطلب یہ بھی ہے کہ یہ شان وشوکت کی علامت تھے۔ اور ابنِ کثیر سورۃ الجمعۃ کی تفسیر اس آیت میں علم کے بوجھ کو اٹھانے والے مگر اس پر عمل نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔ گدھا بوجھ تو اٹھاتا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر رہتا ہے۔ (26) اور قرطبی سورۃ النحل میں بیان کیا اس آیات میں ان سواریوں کی تخلیق میں اللہ کی نعمت اور حکمت بیان ہوئی ہے جن میں گدھا بھی شامل ہے جو کمزور لوگوں اور بوجھ اٹھانے کے لیے مفید ہے۔ (27)

سائنسی تجزیہ:

1۔ خچر طاقت اور بردباری کی علامت ہے۔ یہ سخت زمینوں پر چلنے اور وزنی بوجھ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

2۔ خچر (گدھا اور گھوڑی کا ملاپ) کو پہاڑی علاقوں میں استعمال کیا جاتا ہے اس کی برداشت بہت زیادہ ہے۔

3۔ خچر کی دوڑ اور رفتار: سائنسی اعتبار سے۔

اخلاقی پہلو:

1۔ جانوروں کا احترام اور ان کی صحت کو سمجھنا۔

2۔ قرآن میں گدھے اور خچر کی آواز کو ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔ (إن أنكر الأصوات الصوت الحمير (القمان 19) **(28)**

3۔ علم کا مقصد عمل ہے، بغیر عمل کے علم بے فائدہ بوجھ ہے۔ نعمت کی قدر کرنا چاہیے۔ کمزور جانور بھی انسانیت کی خدمت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

- **گدھا(Donkey)خِمَارٌ**

واقصد في مشيك واغضض من صوتك إن انكر الأصوات الصوت الجمير (سورة القمان،آيات 19 پاره) (29)

ترجمہ: اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرو اور اپنی آواز کو پست رکھو بے شک سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے۔

اس آیت میں لقمان حکیم رحمہ اللہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے چلنے اور بولنے میں اعتدال اختیار کرے۔ گدھے کی آواز کو سب سے بُری آواز کے طور پر ذکر کیا گیا ہے تاکہ اس سے بچا جائے اور نرمی اختیار کی جائے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔(مثل الذين حملوا التورية ثم لم يحملوها كمثل الحمار يحمل آسفا را ، پاره **(30)**

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جنہیں تورات دی گئی پھر انھوں نے اس کی ذمہ داری نہیں نبھائی، گدھے کی مثال جیسی ہے جو کتابیں لادے ہوئے ہو۔ جن لوگوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، ان کی مثال بہت بُری ہے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ اس آیت میں ان لوگوں کو مثال دی گئی ہے جنھوں نے اللہ کی کتاب کی ذمہ داری کو پورا نہیں کیا۔ ان کی حالت گدھے جیسی ہے جو کتابیں تو اٹھائے ہوئے ہے مگر ان سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ یہ آیات خچر اور گدھے کے حوالے سے قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں اور ان کا مقصد اللہ کی تخلیق کی حکمت اور سائنسی اور اخلاقی مثال اور انسان کے لئے ان جانوروں کے فائدے کو سمجھانا ہے۔

سائنسی تجزیہ:

1۔ گدھا/خچر طاقت اور بردباری کی علامت ہے یہ سخت زمینوں پر چلنے اور وزنی بوجھ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

2۔ انسان کی خدمت میں جانوروں کے کردار کا بیان سائنسی تجزیہ کے اعتبار سے گدھے کی بناوٹ اور پٹھوں کی ساخت سواری کے لیے موزوں۔

3۔ قرآن مجید میں گدھا اور خچر کا ذکر مختلف سیاق وسباق میں کیا گیا ہے۔ یہ جانور نہ صرف قدیم زمانہ میں بلکہ آج بھی مختلف کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ذوالوجی (علم حیوانات) کی روسے ان جانوروں کی سائنسی حکمتیں اور فوائد درج ذیل ہیں۔

1۔ برداشت اور طاقت: گدھے کی جسمانی ساخت اسے بھاری بوجھ اٹھانے اور طویل فاصلے تک سفر کرنے کے لیے قابل بناتی ہے۔

2۔ ان کی پیٹھ مضبوط اور سیدھی ہوتی ہے جو بوجھ اٹھانے کے لئے مثال ہے۔

3۔ گدھا سننے کی حس میں بہت حساس ہوتا ہے۔ لیکن قرآن میں اس کی آواز کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا۔

اخلاقی پہلوہ:

1۔ اقتصادی فوائد: گدھا قدیم زمانے سے ہے زرعی اور تجارتی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا آیا ہے۔ یہ کم قیمت میں دستیاب ہوتا ہے۔ اور اس کی خوراک بھی سستی ہوتی ہے جس سے یہ غریب طبقات کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

2۔ ماحولیاتی فوائد: گدھے کا استعمال گاڑیوں کے مقابلے میں ماحولیاتی آلودگی کو کم کرتا ہے۔ یہ جانور کم ایندھن پر چلتے ہیں۔ اور کمزور سڑکوں پر بھی آسانی سے چل سکتے ہیں۔

3۔ جانور کا احترام اور اکرام اور ان کی محنت کو سمجھنا کیونکہ آپ کے لیے بہت کام کرتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

4۔ **قرآن گدھے کی آواز کو ناپسندیدہ قرار دیتا ہے:**(ان نکر الأصوات لصوت الحمیر۔لقمان:19) یہ تمثیل انسانوں کو بد کلامی سے روکتی ہے۔

5۔ **علم کا مقصد عمل ہے:** بغیر عمل کے علم بے فائدہ بوجھ ہے نعمت کی قدر کرنا چاہیے کمزور جانور بھی انسانیت کی خدمت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

قرآن میں متفرق جانور:

- **شکاری جانور (Predator):**

(یسألونك ما ذا احل لهم قل أُحل لکم الطیبات وما علمتم من الجوارح منکبین تعلمونهن۔۔۔)

آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور ان شکاری جانوروں کی شکار کی ہوئی چیزیں بھی جو تم نے اللہ کے حکم کے مطابق سدھائے ہوں۔۔۔۔

سائنسی تجزیہ:

1۔ **شکاری جانوروں کی تربیت:** شکاری جانور کی تربیت انسان کے فائدے کے لیے ہوتی ہے۔ یہ جانور شکار میں مدد دیتے ہیں اور یہ تربیت ان کی قدرتی صلاحیتوں کو بڑھاتی ہے۔

2۔ مثلاً بھیڑیا ایک اجتماعی شکاری (Pack Hunter) ہے۔ انتہائی منظم ہوشیار اور بے رحم یہ کمزور اور الگ تھلگ شکار کو نشانہ بناتا ہے۔ اس کی آواز (چیخ) خوف اور دہشت پھیلاتی ہے۔(32)

3۔ شکاری پرندے (Raptors) جیسے شکار باز، عقاب انتہائی تیز رفتار، دور بین نظر اور مضبوط پنجوں کے مالک ہوتے ہے ہیں۔ یہ بلندی سے شکار کا نشانہ لگاتے، تیزی سے جھپٹتے اور اپنے نوکیلے پنجوں سے شکار کو جکڑ لیتے ہیں۔ ان کا پرواز کنٹرول اور ہدف پر فوکس حیرت انگیز ہے۔(33)

4۔ بھیڑیا (Apex Predator) ہے جو ماحول کے توازن کو قائم رکھتا ہے۔

اخلاقی پہلو:

1۔ **اللہ کے نام پر زرق حلال:** شکار کرنے کا حکم اللہ کے نام لینے کے ساتھ مشروط ہے، جو رزق کی حلت و حرمت کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ **تیزی اور مہارت کا صحیح استعمال:** ان پرندوں کی یزی اور مہارت اللہ کی دی ہوئی صلاحیت ہے۔ انسان کو اپنی صلاحیتوں کو حق کے کاموں میں استعمال کرنا چاہیے۔

3۔ **غیبی امداد کا ذریعہ** جیسے ابابیل (جو شکاری خصوصیات رکھتے ہیں) اللہ کے حکم سے ظالم فوج کو تباہ کرنے کا ذریعہ بنے، اللہ چاہے تو معمولی مخلوق کو بڑی طاقت کے مقابلے میں کامیاب بنادے۔

4۔ **نگرانی اور جوابدہی:** سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کا پرندوں کا جائزہ لینا (جس میں شکاری پرندے بھی شامل تھے) قیادت میں نگرانی، نظم و ضبط اور جوابدہی کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

5۔ انسانوں کا ظلم کسی بے زبان جانور پر تھوپنا غلط ہے۔ یہاں قرآن جھوٹ کے اخلاقی انجام کو ظاہر کرتا ہے۔(34)

- **گھوڑا (Horse) حِصَانٌ (فَرَسٌ / خَیلٌ):**

(والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینة وتخلق مالا تعلمون) (35)

ترجمہ: 'اور اللہ نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور (وہ) زینت (بھی) ہیں۔ سورۃ العادیات میں قسم ہے دوڑنے والے (گھوڑوں) کی، ہانپتے ہوئے! پھر چنگاریاں نکالنے والوں کی! پھر صبح کے وقت حملہ کرنے والوں کی!۔ **(36)**

سورۃ النحل 1618 اور حدیث صحیح بخاری 2850

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں برکت رکھی ہے۔ حدیث اور سورۃ النحل اوپر ذکر ہوا ہے۔ **(37)**

سائنسی تجزیہ:

1۔ گھوڑے کی رفتار، توازن اور اطاعت کی صلاحیت اسے مثالی سواری بناتی ہے۔ اور گھوڑے کی دوڑ اور رفتار سائنسی اعتبار سے گھوڑے کی بناوٹ اور پٹھوں کی ساخت سواری کے لیے موزوں۔

2۔ گھوڑا، رفتار، بردباری اور وفاداری کا شاہکار ہے۔ اس کی جسمانی ساخت دوڑنے کے لیے موزوں اور تیز رفتاری جانور ہیں جو جنگوں اور سواری کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

3۔ انسانی تاریخ میں اہم کردار: گھوڑوں نے تاریخ طور پر انسانی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے، جیسے جنگ، زراعت اور نقل وحمل۔

اخلاقی پہلو:

1۔ توانائی کی بحث: تیز دوڑنے والے گھوڑے اپنی توانائی کو بہترین طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔

2۔ ماہر سواریاں: ایسے گھوڑے ماہر سواریاں ہیں جو میدان جنگ اور دیگر حالات میں بہترین کارکردگی دکھاتے ہیں۔

2۔ قوت وطاقت اللہ کی نعمت ہے اسے حق اور دفاع کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ جذبہ جہاد اور اپنے مقصد کے لیے سرگرم رہنا، جانوروں کے ساتھ احسان (جیسے گھوڑوں کی دیکھ بھال)۔

- **خنزیر (Swine):**

(إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير

ترجمہ: تم پر تو بس مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جس پر اللہ تعالی کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے، حرام ہیں پھر جو شخص مجبور ہو جائے، بشرطیکہ نہ باغی ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو، تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اس طرح سورۃ المائدۃ اور سورۃ الانعام بھی ہیں۔ (38)

تفسیر ابن کثیر میں خنزیر کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا کیونکہ یہ ناپاک اور گندہ خور جانور ہے۔

تفسیر مظہری میں اس کی فطرت میں نجاست ہے، اور انسانی صحت پر منفی اثر ہوتا ہے۔

تفسیر قرطبی میں سورۃ بقرۃ میں خنزیر کی حرمت قطعی اور واضح ہے۔ تفاسیر میں اس کی مختلف نجاستوں اور بیماریوں کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

سائنسی تجزیہ:

1۔ خنزیر کا گوشت کولیسٹرول، چکنائی اور کئی طرح کے کیڑے (جیسے ٹینیائی) سے بھرپور ہوتا ہے جو انسانوں کے لیے خطرناک ہیں۔ یہ ناقص غذا کھاتا ہے اور اپنے فضلے میں رہتا ہے۔

2۔ خنزیر کئی خطرناک بیماریوں جیسے Trichinosis, Hepatitis-E اور Tapeworm کا ذریعہ بنتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

3۔ صحت کے خطرات: خنزیر کا گوشت صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے اور بعض بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انسان کو بھی بیغرت بناتا ہے۔

اخلاقی پہلو:

1۔ پاکیزگی: خنزیر عمومی طور پر ناپاک اور گندے ماحول میں رہتے ہیں۔

2۔ اسلام انسانی صحت، روحانیت اور طہارت کا تحفظ کرتا ہے۔ نجاست سے اجتناب, پاکیزہ خوراک کی تعلیم.

3۔ اللہ تعالی کے حرام کردہ امور سے مکمل پرہیز، پاکیزگی (طہارت) کا اہتمام جسمانی اور روحانی دونوں طرح سے ضروری ہے، اللہ تعالی کی حکمت اور اخلاق پر ایمان رکھنا چاہیے، چاہے اس کی تمام حکمتیں ہمارے علم میں نہ آئیں۔

- **بندر (Monkey) قردۃ :**

(ولقد علمتم الذين اعتدوا منكم في السبت فقلنا لهم كونوا قردة خاسئين) (سورة: البقرة، آيات: 65، باره 2)

ترجمہ: اور یقیناً تمھیں ان لوگوں کا حال معلوم ہے جنہوں نے ہفتے کے دن زیادتی کی، تو ہم نے انھیں کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔ **(40)**

سورۃ بقرہ میں کہا جس طرح میں آیات الکریمہ کا ترجمہ لکھا ہے اور سورۃ المائدۃ میں بھی (کہو کیا میں تمھیں ایسے لوگوں کی خبر دوں جن کا بدلہ اللہ کے ہاں ان (کافروں) سے بھی بدتر ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جن پر اس کا غضب ہوا اور جن میں سے اس نے بندر اور سُور بنا دیے، اور سورۃ بقرۃ کی آیات کریمہ میں ابن کثیر صاحب نے تشریح کیا، کہا یہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی سزا تھی جو ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑنے کی حیلہ سازی کرتے تھے۔ ان کی شکل مسخ کرکے بندر بنا دی گئیں۔ **(41)**

تفسیرِ طبری نے کہا یہ تمثیلی بھی ہو سکتا ہے اور حقیقی بھی۔ اللہ تعال نے عبرت کے لیے یہ منظر پیدا کیا۔ (42)

سائنسی تجزیہ:

1۔ بندر انسان سے قریبی جینیاتی رشتہ رکھتا ہے، لیکن اس کی حرکات میں عدم توازن اور بچپنا ہوتا ہے۔

2۔ بندر ذہین، اجتماعی اور نقل کرنے والے جانور ہیں۔

3۔ نقل و حرکت کی صلاحیت: بندر چُست اور پھرتیلے ہیں جو درختوں پر بڑی آسانی سے چل سکتے ہیں۔

اختتامیہ

قرآنِ کریم میں حیوانات کا تذکرہ محض تاریخی واقعات یا تمثیلات تک محدود نہیں بلکہ اس میں سائنسی اور اخلاقی دونوں جہات نمایاں طور پر موجود ہیں۔ مختلف جانوروں اور حشرات الارض کی حرکات، عادات اور سماجی نظم کا بیان اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کائنات کا ہر نظام ایک منظم حکمت کے تحت قائم ہے۔ جدید علمِ حیوانات (Zoology) نے بھی اس امر کی تصدیق کی ہے کہ جانوروں کی زندگی میں باقاعدہ نظم، ابلاغ کا نظام، سماجی شعور اور بقا کے اصول کار فرما ہوتے ہیں، جو قرآنی اشارات سے ہم آہنگ دکھائی دیتے ہیں۔

مزید بر آں، قرآن حیوانات کے ذکر کے ذریعے انسان کو اخلاقی درس بھی دیتا ہے۔ یہ مخلوقات انسان کے لیے عبرت، توجہ اور غور و فکر کا ذریعہ ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو پہچانے اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے۔ جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک، ان کے حقوق کی رعایت اور ماحولیاتی توازن کی حفاظت دراصل اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

لہٰذا یہ کہنا بجا ہے کہ قرآنِ کریم حیوانات کی حرکات کو ایک جامع تناظر میں پیش کرتا ہے، جس میں سائنسی حقیقت، اخلاقی رہنمائی اور ماحولیاتی ذمہ داری (Environmental Stewardship) تینوں پہلو باہم مربوط نظر آتے ہیں۔ یہی ہم آہنگی قرآن کے اعجاز اور اس کی آفاقی ہدایت کا واضح ثبوت ہے۔